10اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

اندر سنگھ

بنام

گردیال سنگھ

(ایس کے داس، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جسٹسز)

گودلینا۔رواج۔ لدھیانہ کے جاٹ۔ اگر عام علاج بیٹے کے طور پر ضروری ہے۔

ضلع لدھیانہ سے تعلق رکھنے والے این تنازعہ میں جائیداد کے آخری مرد مالک تھے۔اس نے گاؤں کی پنچایت کے سامنے گور تقسیم کر کے اپیل کنندہ کو گودلیا اور اس کے حق میں گود لینے کا ایک دستاویز انجام دیا۔مختصر مدت کے لئے این اپیل کنندہ کے ساتھ رہا۔چند ہفتوں بعد این نے اپیل گزار کو چھوڑ دیا، پانچ ماہ کے اندر گود لینے کی ڈیڈ منسوخ کردی اور اپیل کنندہ کے ساتھ اس کے بیٹے کی حیثیت سے کسی بھی تعلق کو مسترد کردیا۔تین سال بعد مر گیا. درخواست گزار نے این کی جائیدادوں کا دعویٰ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسے این نے جائز طور پر گودلیا تھا اور ایک بار قانونی طور پر گود لینے کے بعد اسے منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ کہتے ہوئے کہ درخواست گزار کو این نے جائز طور پر قبول نہیں کیا تھا۔

لدھیانہ ضلع کے جاٹوں کے درمیان رائج قواعد کے مطابق روایتی گود لینے کے لئے ضروری رسمی کارروائیاں یہ ہیں :(1) گود لینے کا اعلان اور (2) مقرر کردہ وارث کے ساتھ بیٹے کے طور پر عام سلوک۔محض ایک اعلان یا یہاں تک کہ گود لینے کے عمل پر عمل درآمد بھی ناکافی ہے جس کے ساتھ مثال یا

اس کے بعد بیٹے کے طور پر سلوک نہیں کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاملے میں دوسری رسمی حیثیت کا فقدان تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ این نے اپیل کنندہ کو اپنا بیٹا سمجھا۔ اس کے برعکس اس بات کے ثبوت موجود تھے کہ انہوں نے اس اعلان کو مسترد کر دیا جو انہوں نے پہلے کیا تھا۔

گربچنا بمقابلہ بوجھا، (1911) 46 پنجاب ریکارڈ 151، باج سنگھ بمقابلہ پرتاپ سنگھ، (1923) 77 آئی سی 473، چھجو بمقابلہ مہر سنگھ، (1930) 31 پی ایل آر 997، چنن سنگھ بمقابلہ بوٹا سنگھ، اے آئی آر 1935 لاہور 83 اور کشن سنگھ بمقابلہ کشن سنگھ۔ تارو، اے آئی آر 1949 مشرق پنجاب 342 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار : 1956 کی دیوانی اپیل نمبر 141۔

چندی گڑھ میں پنجاب ہائی کورٹ کے 2 ستمبر 1954 کے فیصلے اور فرمان کے خلاف 1952 کی سول ریگولر دوسری اپیل نمبر 337 میں اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اچھرو بام، بی گنپتی ایر اور جی گوپال کرشنن شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایس پی سنہا اور وی این سیٹھی۔

10 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ایس کے داس : یہ 7 مارچ 1955 کو پنجاب ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے، صرف ایک سوال جو فیصلہ کے لئے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اندر سنگھ، جو پہلی بار عدالت میں مدعی اور اپیل کنندہ ہے، کو ریاست پنجاب کے لدھیانہ ضلع کے جاٹوں میں رائج روایتی گود لینے کے قواعد کے مطابق ناتھو نامی شخص نے جائز طور پر گود لیا تھا۔

متعلقہ حقائق یہ ہیں۔ ناتھو، جو تنازعہ میں جائیداد کا آخری مرد مالک ہے، لدھیانہ ضلع کا ایک جاٹ تھا۔ وہ اندھا تھا، شادی شدہ نہیں تھا اور اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ موہن پور گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اسی گاؤں کے رہنے والے اندر سنگھ پانچویں ڈگری کے رشتے سے ان کے بھتیجے تھے۔ اندر سنگھ کا معاملہ یہ تھا کہ انہوں نے بچپن سے ہی ناتھو کی دیکھ بھال کی اور 24 مارچ 1946 کو ناتھو نے گاؤں کی پنچایت کے سامنے " گڑ" تقسیم کر کے اسے گود لے لیا اور اگلے دن یعنی 25 مارچ 1946 کو ناتھو نے اس کے حق میں گود لینے کا ایک دستاویز انجام دیا اور اسی دن اس کا اندراج کرایا۔ اس کے بعد کچھ عرصے تک ناتھو اندر سنگھ کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد اس مقدمے میں مدعا علیہ گوجر سنگھ، جو ناتھو کے قریبی ساتھی تھے، نے ناتھو پر اثر و رسوخ حاصل کر لیا۔ ناتھو نے اندر سنگھ کو چھوڑ دیا اور 6 ستمبر 1946 کو تحفے کی ڈیڈ منسوخ کر دی۔ تین سال بعد یعنی 27 اکتوبر 1949 کو ناتھو کا انتقال ہو گیا۔ ناتھو کی موت کے بعد گوجر سنگھ نے ناتھو کی جائیداد کو ریونیو ریکارڈ میں اپنے نام کروا لیا۔ اس کے بعد اندر سنگھ نے مقدمہ دائر کیا جس میں سے ناتھو سنگھ کی جائیداد پر قبضہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے، جس میں تقریبا 16 بیگھہ زمین اور ایک گھر شامل تھا، اس بنیاد پر کہ وہ ناتھو کا گود لیا ہوا بیٹا تھا۔ گوجر سنگھ نے اس مقدمے کو چیلنج کیا تھا جس نے دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ الزام لگایا تھا کہ اندر سنگھ کو ناتھو نے لدھیانہ کے جاٹوں میں رائج رواج کے مطابق جائز طور پر قبول نہیں کیا تھا۔

ٹرائل جج نے کہا کہ گاؤں کی پنچایت کے سامنے مبینہ طور پر گود لینے کی کہانی کی تصدیق نہیں کی گئی تھی اور گود لینے کے عمل میں دی گئی باتیں غلط تھیں۔ انہوں نے مزید پایا کہ گود لینے کے روایتی قواعد کے مطابق گود لینے کی دستاویز کا اس وقت تک کوئی اثر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نفاذ کے بعد مسلسل طرز عمل نہ ہو کہ ناتھو اندر سنگھ کو اپنا بیٹا سمجھتا ہے۔ اور چونکہ اس طرح کے تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں تھا، اندر سنگھ اپنا کیس بنانے میں ناکام رہا تھا۔ اس کے مطابق مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد اندر سنگھ نے ایک اپیل کو ترجیح دی جس کی سماعت لدھیانہ کے ضلع جج نے کی۔ شواہد پر غور کرنے کے بعد فاضل ضلع جج اس نتیجے پر پہنچے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ناتھو نے 24 مارچ 1946 کو یا اس کے آس پاس گاؤں کی پنچایت کے سامنے اندر سنگھ کو اپنا وارث قرار دیا تھا، اور ناتھو اس کے بعد بہت کم عرصے تک اندر سنگھ کے ساتھ رہا۔ فاضل ڈسٹرکٹ جج کی رائے میں یہ روایتی قواعد کے مطابق ایک جائز گود لینے کے لئے کافی تھا اور دونوں کے درمیان باپ اور بیٹے کے تعلق کا مزید ثبوت ضروری نہیں تھا۔ اس معاملے کے اس نقطہ نظر میں، فاضل ضلع جج نے کہا کہ 6 ستمبر 1946 کو ناتھو کے ذریعہ گود لینے کی

دستاویز کو منسوخ کرنے کا کوئی اثر نہیں تھا، کیونکہ ایک بار قانونی طور پر گود لینے کے بعد اسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل کی اجازت دے دی۔

اپیل کے فیصلے کے کچھ عرصے بعد گوجر سنگھ کی موت ہوگئی، اور موجودہ مدعا علیہان نے گوجر سنگھ کے وارثوں اور قانونی نمائندوں کے طور پر پنجاب ہائی کورٹ میں دوسری اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے کہا کہ فریقین کے درمیان رائج روایتی گود لینے کے قواعد کے لئے دو ضروری عناصر کی ضرورت ہوتی ہے :(1) وارث مقرر کرنے کا ارادہ اور (ب) باپ اور بیٹے کی حیثیت سے دونوں کے درمیان تعلق کا عمل۔ انہوں نے کہا کہ گود لینے کے عمل کو انجام دینے کے بعد ناتھو کے ساتھ رہنے والے تقریباً چھ ہفتوں کی مختصر مدت یہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں تھی کہ ناتھو اندر سنگھ کو اپنا مستقبل کا وارث سمجھتا تھا۔ لہٰذا ایسی کوئی تنظیم نہیں تھی جو لدھیانہ ضلع کے جاٹوں کے درمیان رائج روایتی قواعد کے مطابق گود لینے کو جائز بنائے۔ اس نقطہ نظر پر ہائی کورٹ نے فاضل ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے اور فرمان کو کالعدم قرار دے دیا اور پہلی بار عدالت کے فیصلوں کو بحال کر دیا۔

ہائی کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت کوڈ آف سول پروسیجر کی دفعہ 109 اور 110 کے تحت ایک سرٹیفکیٹ دیا تھا جس میں 20 ہزار روپے سے زائد کی جائیداد کی قیمت کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس سرٹیفکیٹ پر موجودہ اپیل ہمارے پاس آئی ہے۔

فاضل ضلع جج کا یہ نتیجہ کہ ریکارڈ پر موجود شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ ناتھو نے 26 مارچ 1946 کو یا اس کے آس پاس گاؤں کی پنچایت کے سامنے اندر سنگھ کو اپنا وارث قرار دیا تھا، واضح طور پر دوسری اپیل میں حقائق کا پتہ ہے۔ اس دریافت کی صداقت یا دوسری صورت میں اب اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی۔ ہائی کورٹ اور ہمارے سامنے یہ تنازعہ اس سوال پر مرکوز تھا کہ کیا لدھیانہ کے جاٹوں میں رائج گود لینے کے روایتی اصولوں کے تحت جائز گود لینے کا دوسرا عنصر، یعنی ایسوسی ایشن کا عمل یا مقرر کردہ وارث کے ساتھ بیٹے کے طور پر عام سلوک ضروری ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر اچھرو رام نے دلیل دی ہے کہ فاضل ضلع جج نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ صحیح رائے ہے۔ انہوں نے ہمیں رتیگن کے ڈائجسٹ آف روایتی قانون (ساتویں ایڈیشن) کے صفحہ 50 پر پیراگراف 35 میں وارث کی تقرری کے معاملے میں روایتی قاعدے کے عمومی بیان کا حوالہ دیا ہے۔ وضاحت 1 کے ساتھ یہ پیراگراف درج ذیل ہے:

"35۔ پنجاب کے وسطی اور مشرقی حصوں میں زمین کا ایک بے اولاد مالک اپنے کسی رشتہ دار کو اپنا جانشین مقرر کرسکتا ہے۔

وضاحت 1۔ اس طرح کی تقرری کسی خاص رواج کی عدم موجودگی میں درج ذیل طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ظاہر ہوسکتی ہے :(الف) بھائی چارے سے پہلے باضابطہ اعلان، (ب) تحریری اعلان، یا تو دانستہ تقرری سے مطابقت رکھنے والا کوئی علاج، یا (ج) مخصوص شخص کو وارث مقرر کرنے کے واضح ارادے کے ساتھ ایک طویل طریقہ علاج۔

فاضل وکیل کا استدلال یہ ہے کہ مذکورہ بالا عمومی قاعدے کے مطابق گود لے کر وارث کا تقرر مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے کیا جا سکتا ہے :(الف) اخوت سے پہلے باضابطہ اعلان کے ذریعے، (ب) تحریری اعلامیہ کے ذریعے، یا تو دانستہ تقرری سے پہلے یا اس کے بعد کوئی ایسا سلوک کیا جاتا ہے جو جان بوجھ کر کی گئی تقرری سے مطابقت رکھتا ہو یا (ج) مخصوص شخص کو وارث مقرر کرنے کا واضح ارادہ رکھتا ہو۔ فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ فاضل ڈسٹرکٹ جج کے اس نتیجے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ناتھو نے گاؤں کی پنچایت کے سامنے گود لینے کا باضابطہ اعلان کیا تھا، تقرری کا کافی اظہار تھا۔ انہوں نے عرض کیا ہے کہ او پی اگروال کی نظر ثانی کے مطابق رتیگن ڈائجسٹ کے تیرہویں ایڈیشن میں شامل کچھ مختلف اصول قانون کا صحیح بیان نہیں ہے۔ بیان یہ ہے کہ گود لینے کی حقیقت کی تشکیل کے لئے دو عناصر ضروری ہیں (1) وارث مقرر کرنے کا ارادہ اور (2) انجمن کا عمل (صفحہ 497 ملاحظہ کریں)۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے میں پنجاب کے دیگر حصوں میں قانون کے درست دائرہ کار اور دائرہ کار کے بارے میں زیادہ عام سوال کا جائزہ لینا غیر ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس ضلع لدھیانہ میں حکمرانی کے دائرہ کار کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ ضلع لدھیانہ کے روایتی قانون (ریواج ام) میں، جسے سیٹلمنٹ آفیسر جے ایم ڈونٹ نے مرتب اور تصدیق کیا ہے، ضلع لدھیانہ کے جاٹوں کے درمیان روایتی گود لینے کی رسمی کارروائیاں درج ذیل سوال وجواب کی شکل میں بیان کی گئی ہیں (دیکھیں صفحہ 102):

سوال نمبر 68 گود لینے کے لئے کون سی رسمی کارروائیاں ضروری ہیں؟

جواب :چونکہ گود لینا کوئی مذہبی رسم نہیں ہے، اس لیے کسی خاص رسم کو ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ گود لینے والا عام طور پر پڑوسی اور اس کے رشتہ داروں کو ایک ساتھ بلاتا ہے، اور یہ کہتے ہوئے گور تقسیم کرتا ہے کہ اس نے (بھگوان لیا) کو فلاں اور فلاں گود لیا ہے۔ بعض اوقات گود لینے کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔ لیکن گود لینے کا اعلان اور بیٹے کے طور پر عام سلوک کو کافی سمجھا جاتا ہے۔

اس کے بعد کمپائلر نے مشاہدہ کیا:

" کیس کا قانون متفق ہے. یہ اچھی طرح سے قائم شدہ اصول ہے کہ روایتی گود لینے کے لئے قطعی طور پر کوئی رسمی کارروائی کی ضرورت نہیں ہوتی .... گود لینے کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے درکار ثبوت محض نیت کا واضح طور پر اظہار اور علاج دکھائے جانے کا ثبوت ہے۔

79ء میں پنجاب ریکارڈ 1882ء (موزہ باگا کلاں تحصیل سمرالہ کے جاٹوں) میں ایک دستاویز پر عمل درآمد اور عام طرز عمل کو کافی قرار دیا گیا تھا، لیکن 94ء میں پنجاب ریکارڈ، 1893ء میں دھالیوال جاٹوں میں محض ایک دستاویز پر عمل درآمد کو ناکافی قرار دیا گیا۔ اگرچہ دیئے گئے جوابات میں ذکر کردہ بہت سی تفصیلات لازمی طور پر لازمی نہیں ہیں۔ تاہم، یہ واضح ہے کہ جہاں تک لدھیانہ ضلع کے جاٹوں کا تعلق ہے، گود لینے کے لئے ضروری رسمی کارروائیاں، سب سے پہلے، گود لینے کا اعلان اور، دوسرا، مقرر کردہ وارث کے ساتھ بیٹے کی طرح عام سلوک ہیں۔ محض ایک اعلان یا یہاں تک کہ گود لینے کی دستاویز پر عمل درآمد بھی ناکافی ہے جس کے ساتھ مثال یا اس کے بعد کے علاج بھی شامل نہیں ہیں۔ یہی موقف تھا، ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں واضح طور پر درست فیصلہ کیا تھا۔

اسی موقف کو اس موضوع پر مبنی حکام کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے جس فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے وہ گوربچنا بمقابلہ بوجھا ہے۔ اس معاملے میں یہ کہا گیا تھا کہ جہاں کسی بے اولاد مالک کی طرف سے رسمی گود لینے کی طاقت سے اختلاف نہیں کیا گیا تھا، گود لینے والے باپ کی طرف سے متعلقہ لڑکے کو اپنے بیٹے کے طور پر گود لینے کے ارادے کے واضح اظہار کے طور پر گود لینے کی ضرورت تھی اور اس ارادے کا کافی اظہار عدالت میں ایک واضح اعلان کے ساتھ ساتھ گود لینے کی دستاویز پر عمل درآمد اور اندراج کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ بعد میں گود لیے ہوئے بیٹے کے طور پر علاج کیا گیا۔ تاہم، اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ ایک ایسے معاملے میں جہاں گود لینے والے والد کے دوبارہ طلاق دینے والے ایک مقدمہ لے کر آئے تھے، بعد میں علاج کا ثبوت مانگنا مناسب نہیں تھا۔ ہمارے سامنے جو معاملہ تھا، اس میں ناتھو کی موت ڈیڈ پر عمل درآمد کے تین سال بعد ہوگئی تھی۔ انہوں نے ڈیڈ پر عمل درآمد کے چند ہفتوں بعد اندر سنگھ کو چھوڑ دیا، تقریبا پانچ ماہ کے اندر ہی ڈیڈ منسوخ کردی اور اندر سنگھ کو اپنا بیٹا ماننے کے بجائے ان کے ساتھ اس طرح کے کسی بھی تعلق سے انکار کردیا۔ ان حالات میں ہائی کورٹ نے درست کہا کہ ناتھو نے اندر سنگھ کو اپنے بیٹے کے طور پر اپنانے کے ارادے کا کوئی خاطر خواہ اظہار نہیں کیا تھا۔ باغ سنگھ بمقابلہ پرتاپ سنگھ میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا:

" یہ کہنے کے لئے کافی اختیار ہے کہ تقرری جائز ہونے کے لئے کسی واضح اور روایتی طریقے سے کی جانی چاہئے اور کسی کام پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ ایک طویل علاج کو ہمیشہ اس طرح کی تقرری کو ظاہر کرنے کے طریقوں میں سے ایک کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔

چھجو بمقابلہ مہر سنگھ میں یہ کہا گیا تھا کہ گود لینے والے والد کی طرف سے کسی کام پر عمل درآمد کافی نہیں تھا اور اس کے بعد مسلسل علاج ثابت نہ ہونے کی وجہ سے گود لینے کا عمل ثابت نہیں ہوا تھا۔ چنن سنگھ بمقابلہ بوٹا سنگھ میں فیصلہ جولندور ضلع کے روایتی قانون پر آگے بڑھا اور اس بنیاد پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ تقرری کسی مخصوص شخص کو وارث مقرر کرنے کے واضح ارادے کے ساتھ کسی اعلان یا طریقہ کار کے ذریعہ ظاہر کی جانی چاہئے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ متعلقہ ریواج اتن میں درج سوال و جواب سے پتہ چلتا ہے کہ روایتی قاعدے کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا واضح طور پر اعلان کیا جانا چاہئے۔ ان کی حاکمیت ایک ایسے معاملے سے نمٹ رہی تھی جس میں نہ صرف عدالت میں عوامی اعلان کیا گیا تھا بلکہ اس کے بعد گود لینے والے باپ کی طرف سے مقرر کردہ وارث کے ساتھ بیٹے کے طور پر سلوک بھی کیا گیا تھا۔ کشن سنگھو تارو میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ روایتی قانون کے تحت گود لینے کے لئے صرف یہ ضروری تھا کہ گود لینے والے باپ کی طرف سے متعلقہ لڑکے کو اپنے بیٹے کے طور پر گود لینے کے ارادے کا واضح اظہار کیا جائے، اور گود لینے کے عمل پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ اندراج افسر کے سامنے واضح اعلان اور گود لئے ہوئے بیٹے کے طور پر مسلسل سلوک اس ارادے کا اظہار تھا۔

ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ نے صحیح کہا ہے کہ اس معاملے کے حالات میں ناتھو نے 24 مارچ 1946 کو گاؤں کی پنچایت کے سامنے جو اعلان کیا تھا، اور گود لینے کے ایک دستاویز پر عمل درآمد، جسے انہوں نے تھوڑے ہی وقت میں منسوخ کر دیا تھا، ناتھو کے اندر سنگھ کو اپنے بیٹے کے طور پر گود لینے کے ارادے کا کافی اظہار نہیں تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ ناتھو سنگھ نے اندر سنگھ کو اپنا بیٹا سمجھا۔ اس کے برعکس، یہ ظاہر کرنے کے لئے ثبوت موجود تھے کہ انہوں نے اس اعلان کو مسترد کر دیا جو انہوں نے پہلے کیا تھا۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہمیں اپیل میں کوئی میرٹ نظر نہیں آتا ہے، جسے، اس کے مطابق، اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے.

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document